دل کی بات
مدیر

ملک کا کیا بنے گا؟

جس طرح وطنِ عزیز پاکستان پر امریکا اوراس کے اتحادی ممالک کی طرف سے ڈرون حملے روز کا معمول بن چکے ہیں؛ اسی طرح پاکستانی حکمرانوں کی طرف سے اِن حملوں کی مذمت اور آئندہ ایسی حرکت کو برداشت نہ کرنے کے تیار شدہ بیانات بھی سیاسی فیشن کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ وطنِ عزیز پاکستان لاکھوں انسانوں کی جانوں کی قربانی دے کر حاصل کیا گیا تھا مگر عمرعزیز کے چونسٹھ سال گزارنے کے باوجود ابھی تک دھرتی خون کی پیاسی ہے۔

برطانوی غلامی سے نام نہاد آزادی کا پروانہ لے کر قوم کو امریکا کی دائمی غلامی کے شکنجے میں جکڑنے والے حکمران ہی اس صورتِ حال کے ذمہ دار اور قومی مجرم ہیں۔ عالمی استعمار کے غلام حکمران اپنے اقتدار کے مرگھٹ پر قوم کو ذبح بھی کر رہے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے مفادات بھی سمیٹ رہے ہیں:

وہی ذبح بھی کرے ہے، وہی لے ثواب الٹا

ایبٹ آباد میں امریکی آپریشن نے ملکی سلامتی و دفاع اور خود مختاری تو ایک طرف خود ریاست کے جواز کو سوالیہ نشان بنا کر رکھ دیا ہے۔ امریکی دہشت گرد اور سفّاک درندے پاکستان میں دندناتے، فضائی اور زمینی حدود کو پھلانگتے اور پامال کرتے پھرتے ہیں۔ پاکستان میں سی آئی اے کا چیف ہیڈ ریمنڈ ڈیوس بے گناہ شہریوں کو قتل کرنے کے بعد وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ امریکا پہنچ کر ہماری بے بسی پر قہقہے لگا رہا ہے۔ ہمارے سپہ سالار نے ڈرون حملوں کی مذمّت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''آئندہ ہم ایسی حرکت برداشت نہیں کریں گے۔'' چندروز بعد عین اس وقت جب امریکی سینیٹر جان کیری صدر پاکستان سے ملاقات کر رہے تھے، دوسری طرف وزیرستان میں ڈرون حملے ہو رہے تھے۔

پارلیمان کے بند کمرے کے اجلاس میں ایبٹ آباد آپریشن پر بحث کے دوران آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل پاشا نے پاکستان کے دفاعی نظام کی ناکامی کا اعترف کرتے ہوئے معذرت کر لی۔ کیا صرف معذرت کرنے سے ملک کے دفاعی نظام کے ناقابلِ تسخیر ہونے کے دعوے درست ثابت ہو جائیں گے؟ پارلیمنٹ نے امریکہ سے تعلقات پر نظرِ ثانی کی قرارداد منظور کی اور نیٹو افواج کی رسد کی بندش کی تجویز بھی پیش کی۔ مگر اگلے روز وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے یہ کہہ کر اس قرارداد کو بے وقعت کر دیا کہ امریکا اس قرارداد کا پابند نہیں۔ یہ ہے ہماری پارلیمنٹ کی حیثیت۔ بین الاقوامی قوانین اور اخلاقی ضابطے صرف ہمارے لیے ہیں امریکا کے لیے نہیں۔

ایبٹ آباد آپریشن، کراچی میں پاک بحریہ کے پی این ایس مہران بیس پر حملہ، پشاور میں سی آئی ڈی تھانے پر حملہ اور سب سے بڑھ کر جی ایچ کیو پر حملہ ملک کے دفاعی نظام کی ناکامی نہیں تو اور کیا ہے؟

قومی سلامتی کے تمام ادارے دہشت گردوں کی زد میں ہیں۔ خوفزدہ عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ فوج اور سویلین حکمران اپنی نااہلی کے اعتراف کے ساتھ ساتھ دہشت گردوں سے نمٹنے کی بڑھکیں بھی مار رہے ہیں۔ پی این ایس مہران بیس پر حملہ آور دہشت گردوں کو تو رات کی تاریکی میں سب کچھ نظر آ رہا تھا لیکن ملک کے محافظ حکمرانوں کو دن کی روشنی میں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا:

رستہ نظر آتا ہے تو منزل نہیں ملتی
منزل نظر آتی ہے تو رستہ نہیں ملتا

وزیرستان میں غیر ملکی ڈرون حملوں سے بے گناہ پاکستانی شہید ہو رہے ہیں تو کوئٹہ میں چیچن مسلمان خاندان کے بے گناہ افراد پاکستانی سیکورٹی کے سفّاک اہل کاروں کی گولیوں سے شہید ہو رہے ہیں۔ پورا ملک دھماکوں سے لرز رہا ہے۔ اغواء اور قتل وغارت کا بازار گرم ہے اور حکمران مزے کی نیند سو رہے ہیں۔

صدر زرداری اور وزیر اعظم گیلانی کا کہنا ہے کہ امریکا کو اسامہ تک رسائی ہم نے دی۔

اور اوباما کا کہنا ہے کہ اُسامہ کی پاکستان میں موجودگی، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی فوج کے کردار پر شکوک کی وجہ بنی۔

فرمایئے! کوئلوں کی دلاّلی میں منہ کالا کرنے کا کیا جواز تھا۔ اسامہ تو شہید ہو کر تاریخ میں اَمر ہو گئے اور ہمیشہ کے لیے زندہ ہو گئے لیکن منافقوں کی زندگی اجیرن ہو گئی۔ اُن کے لیے سانس لینا مشکل ہو گیا۔ پاکستان کے گلے میں امریکی غلامی کا پھندا مزید سخت ہو رہا ہے۔ دباؤ بڑھ رہا ہے اور گھیرا تنگ ہو رہا ہے۔ امریکا، پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر ایک کیس تیار کر رہا ہے اور پاکستانی حکمران اس کیس کے لیے قومی خزانہ خرچ کر کے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ عالمِ کفر پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس ناجائز قبضے کے لیے جواز بھی خود پیدا کر رہا ہے۔ اوباما کا کہنا ہے:

> ''مشکل میں ہم پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ایٹمی ہتھیار غیر محفوظ ہوئے تو امریکہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔
> ضرورت پڑی تو ایبٹ آباد جیسے آپریشن پھر کریں گے۔''

قوم تو ملک کی وفادار اور مجبورِ وفا ہے۔ وہ چونسٹھ برس سے اپنا خون ارضِ وطن کے دفاع کے لیے پیش کر رہی ہے اور جب تک ملک باقی ہے قربانی پیش کرتی رہے گی۔ لیکن حکمرانوں نے چپ سادھ لی ہے۔ اُن کے پاس امریکی حکموں کو ماننے اور امریکی حملوں کو برداشت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ وطنِ عزیز کے ہر شہری کی زبان پر ایک ہی سوال ہے کہ ملک کا کیا بنے گا؟ کیا سقوطِ ڈھاکہ کی کہانی پھر دہرائی جا رہی ہے؟ یقیناً حکمرانوں کے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)